لوڈشیڈنگ کا بحران

حامد ریاض ڈوگر

کیا خوب صورت نام ہے، "پاکستان"...... پاک لوگوں کا وطن۔ یہ مملکت خداداد دور حاضر کے مسلمانوں کے لیے یقیناً خالق کائنات کی عظیم نعمت ہے جسے صرف خوب صورت نام ہی عطا نہیں کیا گیا بلکہ کلمہ طیبہ اس کا جواز ٹھیرا، اور رمضان المبارک کی ستائیسویں شب، یعنی شبِ قدر کو اسے وجود بخش کر، گویا اس مملکت کے مبارک و مقدس ہونے کی بشارت دی گئی، اور جس کے بارے میں دور حاضر کے عظیم مفکر، مدبر اور مفسر قرآن سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے فرمایا کہ "یہ ملک ہمارے لیے مسجد کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے ایک ایک انچ کا دفاع ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں"۔

مالک الملک نے پاکستان کو ہر لحاظ سے بے پناہ وسائل سے بھی مالا مال کیا ہے، مگر اسے یہاں کے مقتدر طبقے کی نااہلی اور بے تدبیری ہی کہا جا سکتا ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی بھوک اور ننگ کو یہاں کے عوام کا مقدر بنا دیا گیا ہے اور زبردست صلاحیتوں کی حامل یہ قوم عملاً بھکاری اور عالمی استعمار کی غلام بن چکی ہے۔ آج یہ ملک بحران در بحران کی کیفیت سے دوچار ہے۔ ہر طرف مہنگائی و بے حیائی، بے کاری و بے روزگاری، بے عملی و بدامنی، بدانتظامی و بدعنوانی اور ان سب پر مستزاد بجلی کی لوڈشیڈنگ کا راج ہے اور ان میں سے ہر ایک خرابی دوسری میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔ بجلی اور توانائی کی عدم دستیابی کے باعث کارخانے اور فیکٹریاں بند ہو رہی ہیں، جس کے نتیجے میں جہاں پیداوار میں کمی و اشیا کی نایابی اور مہنگائی و گرانی میں اضافہ ہوتا ہے وہیں بے چینی اور بے روزگاری بھی بڑھتی ہے۔ ایسی صورت حال میں بے بس، بے کس اور بے روزگار لوگوں کو اس کے سوا کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ مایوسی کا شکار ہو کر بیوی بچوں سمیت خودکشی کر لیں یا پھر

سڑکوں پر آ کر احتجاج کی راہ اختیار کریں، چنانچہ ملک بھر میں مہنگائی اور لوڈشیڈنگ کے خلاف احتجاج جاری ہے۔ محنت کش مزدور، کسان، تاجر، طلبہ، اساتذہ اور کلرک، غرض یہ کہ تمام ہی طبقات احتجاج میں شامل ہیں کہ سنگین سے سنگین تر ہوتے ہوئے بحران نے تمام ہی طبقوں کو بری طرح متاثر کر رکھا ہے۔ احتجاجاً دکانیں، اور مارکیٹیں، کاروبار اور دفاتر بند کیے جا رہے ہیں۔ سڑکوں پر آ کر نعرہ بازی، دھرنوں، سینہ کوبی، ہنگامہ آرائی، توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کا سلسلہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں جاری ہے...... جس کا جواب حکمرانوں کی جانب سے مسائل کے حل کی یقین دہانی اور عملی اقدامات کے بجائے ریاستی تشدد سے دیا جا رہا ہے اور مظاہرین کو لاٹھیوں، گولیوں اور آنسوگیس کی اندھادھند شیلنگ کا نشانہ بنا کر طاقت سے عوامی احتجاج کو دبانے کا حربہ آزمایا جا رہا ہے، جو ماضی میں کبھی کارگر ہوا ہے نہ اب ہوگا۔

ایسے میں ہونا تو یہ چاہیے کہ حکمران عوامی غم و غصہ کا سبب بننے والے مہنگائی و بے روزگاری اور لوڈشیڈنگ جیسے مسائل حل کرنے پر فوری توجہ دیں، لیکن عملاً صورت حال اس کے برعکس ہے۔ اوّل تو حکمران اس صورت حال سے مکمل طور پر لاپروا ہیں اور اپنے عیش و عشرت میں مگن دکھائی دیتے ہیں، یا اگر کبھی اس جانب توجہ فرماتے بھی ہیں تو مسائل کے حل کی جانب کسی پیش رفت کا ذکر کرنے کے بجائے لوگوں کے زخموں پر نمک چھڑکتے دکھائی دیتے ہیں۔ ۱۹ اور ۲۰ اپریل کو اسلام آباد میں دو روزہ قومی توانائی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں وزیراعظم، چاروں صوبوں کے وزراے اعلیٰ اور دیگر متعلقہ اعلیٰ حکام نے شرکت کی مگر اس کانفرنس میں مسئلے کے حل کے لیے کوئی ٹھوس لائحہ عمل مرتب کرنے کے بجائے پرانی گھسی پٹی تجاویز پر بحث مباحثے میں وقت ضائع کیا گیا۔ ان رنگ برنگی تجاویز کے بجائے اگر وزیراعظم، وزراے اعلیٰ اور دیگر اعلیٰ حکام اپنے دفاتر اور رہایش گاہوں میں ائرکنڈیشنر، بجلی کے دیگر آلات اور آرایش اور غیرضروری روشنیاں وغیرہ بند کر کے بجلی کا خرچ ۵۰ سے ۷۵ فی صد کم کرنے کی عملی مثال پیش کرتے تو پھر عوام سے بھی بجلی کی بچت میں اپنی تقلید کی اپیل کرتے اچھے لگتے۔ اسی طرح بجلی کی پیداوار بڑھانے کے لیے اقدامات کی پیش رفت سے بھی عوام کو آگاہ کیا جاتا تو خاصے حوصلہ افزا اثرات برآمد ہو سکتے تھے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر صورت حال کو خراب سے خراب تر کیا جا رہا ہے اور سوچ سمجھ کر

ملک کو تباہی کے گہرے غار کی جانب دھکیلا جا رہا ہے۔ گویا عوام کو پاکستان کے مستقبل سے مایوس کر کے دشمنوں کا کام آسان کرنا مطلوب ہے...... ورنہ حقائق تو اس جانب اشارہ کر رہے ہیں کہ ملک ہر طرح کے وسائل سے مالا مال ہے اور یہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ ضرورت صرف خوف خدا سے سرشار مخلص اور اہل و دیانت دار قیادت کی ہے جو عوام کے مسائل کو اپنے مسائل اور قومی وسائل کو امانت سمجھ کر استعمال کرے، اور جسے ہر وقت یہ احساس دامن گیر رہے کہ اس زندگی کے ایک ایک لمحے اور ایک ایک پائی کا حساب آخرت میں رب کے حضور پیش ہو کر دینا ہے۔

ذرائع ابلاغ کی بیداری کے موجودہ دور میں حقائق کو جھٹلانا اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اب ممکن نہیں رہا، چنانچہ خود حکومت کے فراہم کردہ اعداد و شمار یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ توانائی کا موجودہ بحران مصنوعی ہے اور گرانی کی ناقابل برداشت حالیہ لہر بھی اپنے اللے تللوں کے لیے حکمرانوں کی پیدا کردہ ہے۔ اس وقت دستیاب وسائل میں بھی ملک میں بجلی پیدا کرنے صلاحیت ۲۰ ہزار میگاواٹ ہے، جب کہ ملک کی تمام ضروریات ملا کر بجلی کی مجموعی ضرورت ۱۵ ہزار میگاواٹ ہے، لیکن اس وقت بجلی کی مجموعی پیداوار ساڑھے نو سے ۱۰ ہزار میگاواٹ بتائی جارہی ہے۔ ملک میں ۱۳ پاور اسٹیشن بند پڑے ہیں اور نظام کے اندر موجود ۳ ہزار ۸ سو میگاواٹ بجلی واپڈا یا پیپکو نے از خود نظر انداز کر رکھی ہے۔ بند پاور اسٹیشنوں میں پانچ رینٹل پاور پراجیکٹس، تین انڈی پینڈنٹ پاور پراجیکٹس، اور پانچ تھرمل پاور اسٹیشن شامل ہیں۔ اگر بجلی کی تقسیم کی ذمے دار کمپنیاں ان پہلے سے موجود توانائی کے ذرائع سے استفادہ کے لیے سنجیدگی سے کوشش کریں اور ان کی طویل عرصے سے روکی گئی ادائیگیاں کر دی جائیں تو بجلی کی قلت فوری طور پر ختم ہوسکتی ہے اور ۱۵ ہزار میگاواٹ بجلی کی ضرورت کے مقابل ۱۷ ہزار میگاواٹ بجلی دستیاب ہوسکتی ہے۔ کیا ان اعداد و شمار کے بعد بھی اس امر میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ بجلی کا بحران حکمرانوں نے اپنے مخصوص اور مذموم مقاصد کی خاطر از خود پیدا کر رکھا ہے۔

سرکاری طور پر جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق بجلی کی پیداوار اور طلب میں فرق ۲۳ فی صد ہے۔ گویا ضرورت اگر ۱۰۰ یونٹ کی ہے تو ۷۷ یونٹ بجلی دستیاب ہے۔ حساب کو سادہ اور آسان بنانے کے لیے ہم اگر کمی کو ۲۵ فی صد بھی تسلیم کر لیں تو خود سرکار کے فراہم کردہ ان حقائق

کی روشنی میں ایک چوتھائی بجلی کی کمی ہے۔ اب ذرا حساب لگائیے کہ دن کے ۲۴ گھنٹے میں اگر اس کمی کو تمام علاقوں میں یکساں تقسیم کیا جائے تو دن میں چھے گھنٹے بجلی بند اور ۱۸ گھنٹے بجلی سب کو دستیاب ہونی چاہیے لیکن یہاں تو معاملہ برعکس ہے۔ اخبارات میں ۱۸ سے ۲۲ گھنٹے تک بجلی کی بندش کی خبریں شائع ہو رہی ہیں...... گویا دال میں لازماً کچھ کالا ہے......!!!

ذرا آگے چلیے، ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ خالق کائنات نے پاکستان کو بے پناہ قدرتی وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے۔ نہایت کارآمد اور شان دار دھوپ سارا سال دستیاب ہے، آبی ذخائر کے لیے انتہائی موزوں مقامات کی نشان دہی ماہرین بارہا کر چکے ہیں، کوئلے کے وسیع و عریض ذخائر سے قدرت نے ہمیں نواز رکھا ہے اور ایٹمی صلاحیت کے ہم مالک ہیں___ ان سب وسائل سے توانائی کے حصول میں آخر کیا رکاوٹ ہے؟ حکمران انھیں فوری طور پر استعمال میں لاکر عوام کی پریشانی کا ازالہ کیوں نہیں کرتے، اسے بدنیتی یا نااہلی قرار دیا جائے تو کیا یہ بدگمانی ہوگی یا حقیقت بیانی؟

برادر ہمسایہ ملک ایران انھی وسائل سے استفادہ کرتے ہوئے نہ صرف اپنی ضرورت کے مطابق بجلی پیدا کرتا ہے بلکہ وافر بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ ایران کی حکومت نے پیش کش کی ہے کہ بجلی کے بحران سے نکلنے کے لیے فوری طور پر ایک ہزار میگاواٹ بجلی سستے داموں پاکستان کو فراہم کرنے پر تیار ہے مگر پاکستانی حکومت ہے کہ اس پیش کش پر توجہ ہی نہیں دے رہی، حالانکہ ایرانی بجلی کے حصول میں کوئی تکنیکی رکاوٹ بھی درپیش نہیں۔ پاکستان بھر میں بجلی کی ترسیل کا مربوط نیٹ ورک موجود ہے جس کے ذریعے ایرانی بجلی نہایت آسانی سے ملک بھر میں پہنچائی جاسکتی ہے۔ کیا امریکا بہادر کے دباؤ کے علاوہ کوئی حقیقی رکاوٹ ایرانی بجلی کے حصول میں ہے؟ رینٹل پاور پلانٹس کی درآمد پر اربوں ڈالر خرچ کرنے کے بجاے ہمارے حکمران ایران کی اس دوستانہ پیش کش سے استفادہ کیوں نہیں کرتے! ہم اپنے قومی مفادات کی خاطر ڈٹ جانے کی ہمت اپنے اندر آخر کب پیدا کریں گے!!

اس امر کا تذکرہ بھی شاید نامناسب نہ ہو کہ گذشتہ دنوں امریکا اور پاکستان کے مابین جن اسٹرے ٹیجک مذاکرات کی بہت دھوم رہی، ان کے بارے میں اطلاعات یہ ہیں کہ ملک میں توانائی کے بحران سے متعلق جو دستاویز دوران مذاکرات امریکی آقاؤں کو پیش کی گئی اس میں یہ اعتراف یا

انکشاف خود حکومت کی جانب سے کیا گیا کہ آیندہ سالہا سال تک توانائی کے بحران میں کمی کا کوئی امکان نہیں۔ اس حکومتی دستاویز کے مطابق ۲۰۰۷ء میں ملک میں توانائی کی قلت ۳ہزار۳سو میگاواٹ تھی جو اَب بڑھ کر ۵ہزار۴سو ۶۷ میگاواٹ تک پہنچ چکی ہے۔ ۲۰۱۵ء میں یہ ۹ہزار، ۲۰۲۰ء میں ۱۴ہزار ۲۰۲۵ء میں ۱۶ہزار۵سواور ۲۰۳۰ء میں ۲۳ہزار میگاواٹ تک پہنچ جائے گی۔ گویا سرکاری طور پر یہ تسلیم کیا جارہا ہے کہ اصلاح احوال کا ابھی دور دور تک کوئی امکان نہیں!

جماعت اسلامی وطن عزیز کی منظم ترین سیاسی جماعت ہے جو دین کی اساس پر ملک کے نظام کو چلانے کی داعی ہے۔ اس جماعت کی فکر سے اختلاف رکھنے والے بھی اس کی قیادت اور کارکنوں کے اخلاص، امانت و دیانت کا برملا اعتراف کرتے ہیں۔ جماعت کی قیادت نے وقت کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے پہلے 'گو امریکا گو' تحریک کے ذریعے عوام میں بیداری کی ایک لہر برپا کی، پھر قوم کو اس کے خالق و مالک کی جانب متوجہ کرتے ہوئے 'رجوع الی اللہ' مہم کے ذریعے عوام تک رسائی کی سبیل پیدا کی، اور عوامی مسائل کا بروقت ادراک کرتے ہوئے مہنگائی، بے روزگاری اور لوڈشیڈنگ جیسے مسائل اور ان پر حکومتی بے حسی کے خلاف احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے جو یقیناً وقت کی آواز ہے۔ جماعت اسلامی نے اپنی اس تحریک کا باقاعدہ آغاز کر دیا ہے، جب کہ ۱۹/اپریل کو پشاور کے قصہ خوانی بازار میں ایسے ہی ایک بڑے مظاہرے میں دو درجن کارکنوں کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اور اس کے بعد بھی پروگرام کے مطابق احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری رکھ کر اپنے اخلاص اور سنجیدگی کا ثبوت پیش کر دیا ہے۔ عوام اپنے طور پر پہلے سے سڑکوں پر ہیں۔ اگر انھیں جماعت اسلامی کی صورت میں منظم، متحرک، امانت دار اور باکردار قیادت فراہم ہوگئی تو یہ تحریک برگ و بار لانے میں زیادہ وقت نہیں لے گی......!!!

وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ ہمارے ارباب اقتدار کو عوام کے مسائل اور مصائب پر سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اب پاکستان کے حالات کرغیزستان سے بہت زیادہ مختلف نہیں جہاں عوام نے ریاستی تشدد کے باوجود مہنگائی اور بدعنوانی کے خلاف مظاہروں کے ذریعے صدر قربان بیگ کو ملک سے فرار اور وزیراعظم اور ان کی کابینہ کے ارکان کو اقتدار چھوڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔ طاقت کے زور پر عوام کو زیادہ دیر تک دبائے رکھنا ممکن نہ ہوگا...... فاعتبروا یا اولو الابصار!